روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 18۔اکتوبر 2014ء 22ذوالحج 1435 ہجری 18۔اخاء 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 236

رعب دجال سے بچنے کی دعا

عیاں کر ان کی پیشانی پہ اقبال — نہ آوے ان کے گھر تک رعب دجال
بچانا ان کو ہر غم سے بہرحال — نہ ہوں وہ دُکھ میں اور رنجوں میں پامال
یہی اُمید ہے دل نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعاؤں میں جو رو بخدا ہو کر توجہ کی جاوے تو پھر ان میں خارق عادت اثر ہوتا ہے۔لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دعاؤں میں قبولیت خدا تعالےٰ ہی کی طرف سے آتی ہے اور دعاؤں کے لئے بھی ایک وقت جیسے صبح کا ایک خاص وقت ہے۔اس وقت میں خصوصیت ہے۔وہ دوسرے اوقات میں نہیں۔اس طرح پر دعا کے لئے بھی بعض اوقات ہوتے ہیں جبکہ ان میں قبولیت اور اثر پیدا ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص309)

دعا کا ٹھیک محل نماز ہے جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آ سکتا ہے ہیچ ہے۔بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے۔دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالےٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا کو بھی اس پر رحم آ جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص45)

دعا ایسی شئے ہے کہ جن امراض کو اطباء اور ڈاکٹر لاعلاج کہہ دیتے ہیں ان کا علاج بھی دعا کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص265)

تبدیلی اور اصلاح کس طرح ہو؟ اس کا جواب وہی ہے کہ نماز سے جو اصل دعا ہے۔قرآن شریف پر تدبّر کرو اس میں سب کچھ ہے۔نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔اُس کی تعلیم اُس زمانہ کے حسب حال ہو تو ہو۔لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دُور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102)

پریس ریلیز

مکرم لطیف عالم بٹ صاحب کامرہ ضلع اٹک راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے

یہ واقعہ مذہبی منافرت کا نتیجہ اور احمدیوں کے خلاف جاری ٹارگٹ کلنگ مہم کا حصہ ہے

(مکرم ناظر صاحب امور عامہ)

ربوہ (پ ر) احباب جماعت کو بہت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ اٹک میں مورخہ 15۔اکتوبر 2014ء کی رات کو ایک معروف احمدی مکرم لطیف عالم بٹ صاحب کوان کے گھر کے باہر فائرنگ کر کے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔تفصیلات کے مطابق وہ اپنی سٹیشنری کی دکان بند کر کے گھر واپس آ رہے تھے کہ گھر کے نزدیک نامعلوم افراد نے ان پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجہ میں وہ جاں بحق ہو گئے۔مکرم لطیف عالم بٹ صاحب ائیر فورس سے ریٹائر ہو کر سٹیشنری کی دکان چلا رہے تھے۔ان کی عمر 62 سال تھی۔ان کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہے۔وہ ایک شریف النفس اور نافع الناس وجود تھے جن کی کسی کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں تھی۔

ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے مکرم لطیف عالم بٹ صاحب کے قتل کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ افسوسناک واقعہ احمدیوں کے خلاف جاری منظّم ٹارگٹ کلنگ کا حصہ ہے۔انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے مخالفین کھلے عام احمدیوں کے خلاف نفرت انگیز لٹریچر شائع کر کے تقسیم کر رہے ہیں جن میں احمدیوں کے قتل کی ترغیب دی جاتی ہے۔انہوں نے کہا کہ احمدیوں کو مسلسل دھمکیاں مل رہی ہیں کہ اگر اپنی جان بچانا چاہتے ہیں تو اپنا عقیدہ ترک کر دیں ورنہ انہیں نشانہ بنایا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ کوئی احمدی اس طرح کے بزدلانہ حملوں سے خوفزدہ نہیں ہوگا کیونکہ ہمیں اپنے رب پر یقین ہے ہمارا رب ہی ان ظالموں سے انصاف کرے

باقی صفحہ 8 پر

مشعل راہ

ابتلاؤں کی حکمت اور برکات

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

کیا تم گمان کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ ابھی تک تم پر ان لوگوں جیسے حالات نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ انہیں سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ ہلا کر رکھ دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور وہ جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ سنو! یقیناً اللہ کی مدد قریب ہے۔ (البقرہ:215)

حضرت خباب بن ارتؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے اپنی تکالیف کا ذکر کیا۔ آپؐ کعبہ کے سایہ میں چادر کو سرہانہ بنائے لیٹے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی۔ کیا آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں مانگتے اور دعا نہیں کرتے کہ (اللہ تعالیٰ سختی کے یہ دن ختم کردے) اس پر آپؐ نے فرمایا: تم سے پہلے ایسا مومن بھی گزرا ہے جس کے لئے مذہبی دشمنی کی وجہ سے گڑھا کھودا جاتا اور اس میں اسے گاڑ دیا جاتا۔ پھر آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھ کر اسے دو ٹکڑے کر دیا جاتا۔ لیکن وہ اپنے دین سے اور عقیدہ سے نہ پھرتا اور بعض اوقات لوہے کی کنگھی سے مومن کا گوشت نوچ لیا جاتا اور ہڈیاں اور پٹھے ننگے کر دیئے جاتے لیکن یہ ظلم اس کو اپنے دین سے نہ ہٹا سکا۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

دیکھو کاشتکاری میں سب چیزوں ہی سے کام لیا جاتا ہے۔ پانی ہے۔ بیج ہے۔ مگر پھر بھی اس میں کھاد ڈالنے کی ضرورت پڑتی ہے جو سخت ناپاک ہوتی ہے پس اسی طرح ہمارے سلسلے کیلئے بھی گندی مخالفت کھاد کا کام دیتی ہے۔

(ملفوظات جلد5 صفحہ 631)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

نبیوں کی قومیں ماریں کھاتی ہیں اور وطن سے نکالی جاتی ہیں پس جب تک ہم بھی ان حالات سے نہیں گزریں گے ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔... تم مجھے کسی ایک نبی کی قوم ہی دِکھا دو جو بغیر تکلیفوں کے اور بغیر وطن سے نکلنے کے جیتی ہو۔ آخر دنیا کو فتح کرنا کوئی کھیل نہیں کہ ایک انجمن بنالی ......اس قسم کی انجمنوں سے انبیاء کی قومیں نہیں جیتا کرتیں۔ انبیاء کی جماعتیں قتل کی جاتی ہیں اُنہیں وطنوں سے نکالا جاتا ہے اور اُن کی جائیدادیں لُوٹی جاتی ہیں تب وہ کامیاب ہوا کرتی ہیں۔

(انوارالعلوم جلد21 صفحہ 362)

فرمایا: ہماری جماعت کے لئے ابتلاء آنے ضروری ہیں اور آئے ہیں۔ لیکن پہلی جماعتوں کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ صحابہ کرام کو ایک دم کس قدر ابتلاء آئے۔ ان کا تو عشر عشیر بھی نہیں۔ صحابہ پر یک دم سب ابتلاء آئے۔ مگر ہمارے لئے ایسا نہیں ہوا بلکہ سہار سہار کر ہم پر آرہے ہیں، ایک ابتلاء کے برداشت کرنے کی جب طاقت پیدا ہوجاتی ہے تب دوسرا آتا ہے ہمارے ابتلاؤں کی مثال ایسی ہی ہے جیسے نماز اور روزہ کے ابتلاء ہیں کہ اگر سردی ہو۔ تو گرم پانی کر لیا جائے اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں تکلیف ہے تو بیٹھ کر پڑھ لی جائے اور اگر روزہ نہیں رکھا جاتا تو دوسرے وقت میں رکھ لیا جائے۔ مگر صحابہ کے ابتلاء کی مثال یہ نہ تھی۔ بلکہ یہ تھی کہ جیسے یک دم مکان اوپر آگرے یا جیسے سارا سال محنت کرنے کے بعد جب کھیتی تیار ہو تو آگ لگ جائے۔

(خطبات محمود جلد7 صفحہ 241، 242)

نیز فرمایا: ہم دیکھتے ہیں بحیثیت قوم لوگ ہمارے مخالف ہیں... ہماری مخالفت کی کوئی نہ کوئی تدبیر سوچ ہی لی جاتی ہے۔ ...ایک مشہور حکایت ہے کہ ایک آدمی کسی عورت سے شادی کر کے کسی نہ کسی بہانہ سے طلاق دے دیا کرتا تھا اور اس کے مال پر قبضہ کر لیتا تھا۔ آخر کار اُسے ایک ایسی بیوی ملی جس میں وہ کوئی نقص نہ نکال سکا ایک دن بیوی روٹی پکا رہی تھی وہ باورچی خانہ میں جا بیٹھا اور کہنے لگا۔ آج میں کھانا یہیں کھاؤں گا۔ آخر کار اُس نے کہا تو روٹی تو ہاتھوں سے پکا رہی ہے مگر تیری کہنیاں کیوں ہلتی ہیں؟ بیوی نے جواب دیا کہ تم روٹی اطمینان سے کھاؤ اس کا جواب بھی دے دیتی ہوں۔ میاں جب روٹی کھا رہا تھا تو بیوی نے کہا کہ روٹی تم منہ سے کھاتے ہو تو تمہاری داڑھی کیوں ہلتی ہے؟ تو دراصل بعض لوگ بہانوں سے لڑتے ہیں، کسی بکری کے بچے کو بھیڑیئے نے کہا تم ندی کا پانی کیوں گدلا کرتے ہو اُس نے جواب دیا پانی تو تمہاری طرف سے آرہا ہے۔ بھیڑیئے نے کہا ”ارے تم ہمارے سامنے بولتے ہو“ اور اُسے وہیں تھپڑ مار کر ہلاک کر دیا۔ دراصل یہ لوگ کثرت کی وجہ سے دلیر ہوتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں ایک احمدی کے مقابلہ میں ان کا ہزار آدمی ہے اس لئے وہ جو بات کہتے ہیں وہی صحیح ہے... ہماری بنیاد قربانی پر ہے قربانیوں پر ہی ہماری جماعت کا وسطی حصہ ہے اور قربانی پر ہی اختتام ہے وہی لوگ اس جماعت میں آئیں جو بائیکاٹ سہنے، گالیاں سننے اور ماریں کھانے کے باوجود ثابت قدم رہیں ... ہمیں یہ پرواہ نہیں ہونی چاہئے کہ لوگ کیا کہتے ہیں لوگوں کی مذمت یا تعریف ہمارا کیا کرسکتی ہے ہمارا ہر ایک کام خدا کے لئے ہے۔

(خطبات محمود جلد13 صفحہ 275 تا277)

فرمایا: موجودہ مخالفت کیا ہے اگر اس سے دس کروڑ درجہ بھی بڑھ جائے تب بھی ہمیں فکر نہیں کرنا چاہئے ہم تو خدا کے ہاتھ میں ہیں... 1913ء میں جب میں نے الفضل نکالا تو سید انعام اللہ شاہ صاحب گھبرائے ہوئے میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ نے (بیت) کانپور کے متعلق مضمون لکھ دیا ہے مولوی ظفر علی کہتا ہے کہ میں قلم کی ایک جنبش سے احمدیت کو تباہ کر دوں گا۔ میں نے جواب دیا احمدیت تو خدا کی چیز ہے اسے کون تباہ کرسکتا ہے اس واقعہ کو پندرہ دن ہی گزرے تھے کہ ظفر علی کا پریس گورنمنٹ نے ضبط کر لیا۔ اس نے پھر ہمارے خلاف لکھنے کی کوشش کی تو پھر ضبط کر لیا گیا۔

(خطبات محمود جلد13 صفحہ 277)

آپ فرماتے ہیں: جو مخالفتیں ہمارے لئے مقدر ہیں اور جو فتنے ہم نے دُور کرنے ہیں، اُن کے مقابل میں اِس موجودہ فتنہ کی حقیقت اتنی بھی نہیں جتنی کہ ایک ہاتھی کے مقابلہ پر چیونٹی کی ہوسکتی ہے۔ جو مشکلات ہمارے لئے مقدر ہیں، وہ اتنی بڑی ہیں کہ بعض احمدیوں کے خیال میں بھی نہیں آسکتیں... ہم نے تو اِس آسمان کو بدل کر نیا آسمان اور اِس زمین کو بدل کر نئی زمین پیدا کرنی ہے۔ ہم نے پہاڑوں کو اڑانا اور سمندروں کو خشک کرنا ہے، نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کے متعلق حضرت مسیح موعود کے رؤیا کو پورا کرنا ہے، پس یہ چیزیں ہمارے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔

(خطبات محمود جلد15 صفحہ 269، 270)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

ہر تقدیر پر ہمارے خدا کی تقدیر غالب رہی ہے اور ہمیشہ غالب رہے گی، ہمیشہ اِن کی بنائی ہوئی تقدیروں کو نامراد کرے گی اور ہمارے حق میں بہتر فضل اور رحمت اور برکتوں کی تقدیر جس طرح پہلے جاری ہوتی رہی آئندہ بھی جاری ہوتی رہے گی۔

(خطبات طاہر جلد6 صفحہ 556)

ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

تمام مخالفتوں کے باوجود حضرت مسیح موعود کی جماعت کی جو ترقی ہے وہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ چاہے کسی کی ظاہری دشمنی کی کوششیں ہوں یا چھپی ہوئی دشمنی کی کوششیں ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتیں اور نہ کبھی بگاڑ سکیں گی اور جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے سے آگے ہی بڑھ رہی ہے اور انشاء اللہ بڑھتی ہی چلی جائے گی۔ ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے اعمال کی طرف توجہ دیں اور یہ بڑی اہم بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو پاک صاف رکھے اور ہمارے سے وہ اعمال کروائے جو اس کی رضا کے حصول کے اعمال ہوں۔ اگر ہم نے اپنے عملوں کو، اپنے دِلوں کو غلط کاموں سے پاک صاف رکھا تو بعید نہیں کہ جلد وہ غلبہ عطا ہو اور وہ نظارے ہمیں نظر آئیں جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

(خطبات مسرور جلد6 صفحہ 115)

☆..........☆..........☆

نورانی چہرہ

حضرت مدد خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے اپنے وطن میں رمضان المبارک کے مہینہ میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس دفعہ قادیان میں جا کر روزے رکھوں اور عید وہیں پڑھ کر پھر اپنی ملازمت پر جاؤں ان دنوں میں ابھی نیا نیا ہی فوج میں جمعدار بھرتی ہوا تھا تو میری اس وقت ہر چند یہی خواہش تھی کہ اپنی ملازمت پر جانے سے پہلے میں قادیان جاؤں تا حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار حاصل کرسکوں اور دوبارہ آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کروں کیونکہ میری پہلی بیعت 1895ء یا 96ء کی تھی کہتے ہیں یہ بیعت جو تھی وہ ڈاک کے ذریعہ ہوئی تھی نیز میرا ان دنوں قادیان میں آنے کا پہلا موقعہ تھا اس لئے بھی میرے دل میں غالب خواہش پیدا ہوئی کہ ہو نہ ہو ضرور اس موقعہ پر حضور کا دیدار کیا جائے اگر ملازمت پر چلا گیا تو پھر خدا جانے حضور کو دیکھنے کا شاید موقعہ ملے یا نہ ملے لہٰذا یہی ارادہ کیا کہ پہلے قادیان ہی چلا جاؤں اور حضور کو دیکھ آؤں اور بعدہ وہاں سے واپس آ کر اپنی ملازمت پر چلا جاؤں میں قادیان کو جان کر یہاں آیا لیکن جونہی یہاں آ کر میں نے حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار کیا تو میرے دل میں یکلخت یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مجھ کو ساری ریاست کشمیر بھی مل جائے تو بھی میں آپ کو چھوڑ کر قادیان سے باہر ہرگز نہ جاؤں یہ محض آپ کی کشش تھی جو مجھے واپس نہ جانے پر مجبور کر رہی تھی۔ میرے لئے آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر قادیان سے باہر جانا بہت دشوار ہوگیا یہاں تک کہ مجھے آپ کو دیکھتے ہی سب کچھ بھول گیا میرے دل میں بس یہی ایک خیال پیدا ہوگیا کہ اگر باہر کہیں تیری تنخواہ ہزار روپیہ بھی ہوگئی تو کیا ہوگا لیکن تیرے باہر چلے جانے پر تجھ کو یہ نورانی اور مبارک چہرہ ہرگز نظر نہ آئے گا۔ میں نے اس خیال پر اپنے وطن کو جانا ترک کردیا اور قادیان میں ہی رہنے کا ارادہ کرلیا۔“

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 4 صفحہ 95 روایت مدد خان صاحب)

☆..........☆..........☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

3

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ آئرلینڈ

بیت مریم کی افتتاحی تقریب سے خطاب۔ مہمانوں کے تاثرات۔ حضور کا خطاب دل موہ لینے والا تھا

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

26 ستمبر 2014ء

حصہ دوم آخر

حضور انور کا خطاب

مہمانوں کے ان ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب میں خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان!......آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اس موقع پر سب سے پہلے تو میں اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو آج ہمارے ساتھ یہاں موجود ہیں اور گالوے میں جماعت احمدیہ (-) کی اس (بیت) کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہیں۔ اس (بیت) کے افتتاح کی یہ تقریب ایک ......فرقہ کی طرف سے منعقد ہو رہی ہے لیکن اس کے باوجود آپ سب لوگوں کی شمولیت آپ کی کشادہ دلی اور وسیع النظری کا واضح ثبوت ہے۔ لہٰذا میں آپ سب کا بہت شکرگزار ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے لئے اپنے شکر کے یہ جذبات بیان کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ بانئ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں کو تعلیم دی ہے کہ وہ ایک دوسرے کا شکریہ ادا کریں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا کہ وہ شخص جو دوسروں کا شکرادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں بن سکتا اور جو شخص خدا تعالیٰ کا شکرگزار نہ ہو وہ حقیقی مومن بھی نہیں کہلا سکتا۔ پس میرے شکر کے یہ جذبات دراصل دینی فریضہ ہے جس کی تعلیم میرے مذہب نے مجھے دی ہے۔ پھر جب یہ دیکھتے ہیں کہ آجکل اکثر (-) (دین حق) اور (-) کے بارے میں خدشات اور تحفظات رکھتے ہیں تو میرے یہ شکر کے جذبات اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ پس ان تمام خدشات کے باوجود آپ کی یہاں تشریف آوری نے طبعی طور پر میرے دل میں آپ سب کی عزت بڑھا دی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر آپ کے دلوں میں (دین حق) کے بارے میں تحفظات ہیں تو میں سمجھ سکتا ہوں کہ آپ کے پاس ان تحفظات کا جواز ہے کیونکہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ امت (-) بڑے پیمانہ پر تضاد اور فساد میں پڑی ہوئی ہے۔ بلکہ ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ بعض (-) دوسروں کے حقوق غصب کررہے ہیں۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ (-) حکومتیں اپنی رعایا کے حقوق ادا نہیں کررہیں اور دوسری طرف عوام بھی غیر جمہوری اور ناجائز ذرائع سے حکومتوں کو ختم کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کس طرح دہشت گردوں کے گروہ فساد پھیلا رہے ہیں اور اپنے غلط کاموں اور نظریات کے ذریعہ ساری دنیا میں خوف وہراس پھیلا رہے ہیں۔ ان باتوں کی روشنی میں میں بلا تردد کہتا ہوں کہ بعض ایسے نام نہاد (-) بھی ہیں جو (دین) کے نام پر انتہائی گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کررہے ہیں۔ تاہم میں یہ بھی واضح کردوں کہ بعض (-) گروہوں یا بعض (-) حکومتوں کا یہ قابلِ ملامت رویہ کسی رنگ میں یا کسی طور پر بھی (دین) کی حقیقی تعلیمات کی عکاسی نہیں کرتا۔ بلکہ (-) تو وہ مذہب ہے جس نے (-) کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت، پیار، ہمدردی اور رحم کے ساتھ پیش آتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی تعلیم دی ہے۔ صرف (-) کو آپس میں ہی اس ہمدردانہ طریق اختیار کرنے کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ قرآن کریم نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ اپنے دشمن کے ساتھ بھی ایسا سلوک نہیں کرنا چاہئے جو انصاف کے اصولوں کے منافی ہو اور ان کے جائز حقوق غصب کرنے والا ہو۔ (دین) نے تعلیم دی ہے کہ ہر ایک جو اس ناجائز طریق کو اختیار کرے گا اُسے مومن کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوگا اور خدا تعالیٰ کے حضور کبھی بھی متقی اور پرہیزگار شمار نہیں ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب قرآن کریم کی تعلیمات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بے مثال اور ممتاز مقام سے نوازا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک آپ ﷺ کو 'رحمۃ للعالمین' یعنی 'تمام جہانوں کیلئے رحمت' قرار دیا گیا ہے کیونکہ آپ ﷺ کا انسانیت کیلئے پیار ہمہ گیر تھا اور دنیا میں موجود ہر شخص کیلئے آپ ﷺ کے دل میں محبت اور ہمدردی تھی چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

درحقیقت رسولِ کریم ﷺ کی محبت اور ہمدردئ خلق کا یہ معیار تھا کہ آپ ﷺ مسلسل کئی کئی راتیں سونے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے سوز و گداز کے ساتھ دعائیں کرتے گزار دیتے کہ 'اے اللہ! دنیا نے تجھے بھلا دیا ہے اور اس کا قدم تباہی کی طرف ہے۔ اس لئے انہیں صراط مستقیم پر چلا تا کہ انہیں بچایا جاسکے۔' رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غم کی اس کیفیت کا ذکر قرآن کریم میں بھی ملتا ہے۔ دو مقامات پر آیا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سخت تکلیف محسوس کرتے صرف اس وجہ سے کہ انسان خدا سے دور ہو رہا تھا اور اپنی ہلاکت اور تباہی کی طرف جا رہا تھا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دُکھ اور غم کی حالت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ 'کیا تو اس غم کی وجہ سے اپنی جان ہلاک کرلے گا کہ لوگ تیرے پیغام پر کان نہیں دھرتے؟'

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ وہ بے نظیر معیار تھا جس پر انسانیت کی خاطر یہ غمزدہ شخص قائم تھا جس کا ذرہ ذرہ محبت اور درد میں ڈوبا ہوا تھا۔ پس کیا یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے یا یہ سوچا جاسکتا ہے کہ ایسا شخص جو بنی نوع انسان کو اللہ کے غضب سے بچانے کیلئے اپنی جان جوکھوں میں ڈالنے والا ہو وہ ظلم اور ناانصافی کی تعلیم دے؟ نہیں! ہرگز نہیں!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانیت کی خاطر فکرمند اور غمگین ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ ﷺ خدا تعالیٰ کے حقیقی پیامبر تھے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار بنی نوع انسان کو امن اور آشتی کی طرف بلایا ہے۔ پس رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حقیقی پیامبر ہونے کے ناطے سخت مضطرب اور بے چین ہو جاتے کہ بنی نوع انسان اللہ تعالیٰ کے پیغام کی طرف توجہ نہیں دے رہا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو امن کی طرف بلاتا ہے تو اسی لئے بلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی دنیا کے ہر شخص کیلئے امن چاہتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی امن کے قیام کی یہ خواہش ہی ہے جس کی وجہ سے وہ دنیا میں اپنے پیامبر بھیجتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی تھے اور ہمارے عقیدہ کے مطابق خاتم النبیّین تھے جن کے ذریعہ شریعت کامل کردی گئی۔ جب یہ شریعت کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کیلئے چاہتا ہے کہ وہ امن اور فلاح سے رہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوقِ خدا کو امن، سکون اور فلاح کے سوا کسی اور طرف بلائیں؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام فرائض ادا کئے اور دنیا کو احسن ترین رنگ میں امن کی طرف بلایا اور نعوذ باللہ کبھی بھی کسی قسم کے ظلم اور فساد پر نہیں اکسایا بلکہ آپ ﷺ نے ہمیشہ ہر قسم کی شدت پسندی، نفرت اور فساد کی بھرپور مذمت کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مثال کے طور پر مدینہ میں جب آنحضرت ﷺ حاکم مقرر ہوئے اور آپ ﷺ کی حکومت قائم ہوئی تو بعض غیر مسلم معاشرہ کو زہرآلود کرنا چاہتے تھے اور معاشرہ میں بدامنی پیدا کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ان کی اس بدنیتی کے باوجود آنحضرت ﷺ نے ان کے ساتھ نہایت پیار اور شفقت کا سلوک فرمایا۔ جو بھی ابتدائی اسلامی تاریخ کا منصفانہ انداز میں مطالعہ کرے وہ دیکھے گا کہ ہمیشہ آنحضرت ﷺ نے عالمی امن اور تحفظ کو یقینی بنانے اور ہر قسم کی بدامنی، تعصب اور ناانصافی کے خاتمہ کی ہر ممکن کوشش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ارشاد فرمایا؛

ایک اور نکتہ جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اور یہ وہ چیز ہے جو کہ قرآنِ کریم کی پہلی سورۃ میں بیان ہوئی ہے۔ یعنی خدا وہ خدا ہے جو تمام جہانوں کی پرورش اور نشوونما کرتا ہے اور جو انسانیت کی ہر ظاہری و روحانی ضرورت پوری کرتا ہے۔ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو تمام مخلوقات کا خالق ہے اور جس نے تمام حقیقی مسلمانوں کو نصیحت کی ہے کہ ہر ممکن حد تک وہ خدا تعالیٰ کی صفات اپناتے ہوئے اس کا قرب اور پیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور خدا کی صفات میں 'سلام' اور 'مومن' بھی شامل ہیں۔ یعنی وہ ایسی ذات ہے جو ہر ایک کو امن اور تحفظ فراہم کرتی ہے۔ جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ وہ تمام جہانوں کا رب ہے اور یہ بھی خدا کی ایک صفت ہے۔ چنانچہ جب خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی صفات اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہے تو حقیقی مومن جو خدا پر یقین رکھتا ہو اور اس کی صفات حاصل کرنے کی سعی کرتا ہو، کیسے ممکن ہے کہ وہ غیر منصف یا ظالم ہو؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

پس وہ (دین) جس پر میں ایمان لایا ہوں اور جس کی میں پیروی کرتا ہوں وہ نہ تو ظالم ہے اور نہ انتقام لینے پر یقین رکھتا ہے۔ اور نہ ہی کسی قسم کے ظلم اور فساد اور ناانصافی کی تلقین کرتا ہے۔ اور نہ ہی آنحضرت ﷺ کو نفرت اور ظلم پھیلانے کے لئے مبعوث فرمایا گیا تھا۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کو چشمۂ

رحمت بنا کر بھیجا گیا تھا جو ہمیشہ انسانیت کے لئے ابدی اور عالمگیر محبت لئے جاری ہے۔............

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

یہی وہ خاص پیغام ہے جو احمدیہ(۔) جماعت دنیا کے ہر کونے اور ہر علاقہ میں پھیلانے کی کوشش کررہی ہے۔ پس یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے، چاہے وہ دنیا کے کسی بھی علاقہ میں رہائش پذیر ہو کہ اس امن پسند پیغام کو بڑے شد و مد سے پھیلائے اور اس کا پرچار کرے۔ یہی وہ پیغام ہے جو دنیا بھر میں ہر احمدی (بیت) سے نکلتا ہے۔ ہماری (بیوت) امن اور ہم آہنگی کے مراکز ہیں، جہاں انسانیت کو محبت اور پیار سے متحد کرنے والے اکٹھے ہوتے ہیں تا کہ باہمی ہم آہنگی پیدا کی جائے، عبادت کی جائے اور تمام انسانیت کے امن، تحفظ اور فلاح کے لئے دعا کی جائے۔ ہماری (بیوت) ان لوگوں سے پُر ہیں جو صرف امن کا نام ہی نہیں لیتے بلکہ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ دنیا کے ہر شخص کے لئے امن اور تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

انسانی فلاح و بہبود، امن اور حقیقی انصاف کو تقویت دینے کیلئے ہم نے معاشرے کی ہر سطح پر جو کوششیں کی ہیں ان پر ہماری تاریخ گواہ ہے۔ ہماری آئرلینڈ کی یہ (بیت) بھی اسی مقصد کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اس کا نام (بیت) مریم رکھا گیا ہے۔ مریم یا جسے آپ Mary کہتے ہیں (۔) میں بھی اتنی ہی عزت سے جانی جاتی ہیں جتنی کہ عیسائیت میں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے مریم کا بارہا ذکر فرمایا ہے اور ان کے اعلیٰ ترین مقام کا ذکر کیا ہے۔ یقیناً حضرت مریم علیہا السلام نیک اور پاکباز خاتون تھیں جنہیں اسلام میں اس حد تک عزت دی گئی ہے کہ قرآنِ کریم میں آتا ہے کہ ہر حقیقی (مومن) مریم کی مانند ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام نے اللہ تعالیٰ سے بہت پیارا تعلق قائم کیا تھا اور آپ نے اپنی نیکی اور عفت کی ہر آن حفاظت کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے خاص محبت کا تعلق قائم کیا کہ اللہ تعالیٰ براہِ راست حضرت مریم علیہا السلام سے ہم کلام ہوا اور خود اس کی پاکدامنی کی گواہی دی۔ حضرت مریم علیہا السلام خدا تعالیٰ کے تمام صحف پر ایمان رکھتی تھیں، پاکباز تھیں اور آپ نے خدا تعالیٰ کی اطاعت میں ایک خاص مقام حاصل کیا تھا۔ حضرت مریم علیہا السلام یقیناً تمام سچے مومنین کے لئے ایک مثال ہیں۔ آپ علیہا السلام کا اعلیٰ مقام اس بات سے بھی واضح ہے کہ قرآنِ کریم کہتا ہے کہ حقیقی (مومن) مریمی صفات کے حامل ہونے چاہئیں۔ اگر وہ اس جیسے ہوں گے تو یقیناً وہ کسی کو نقصان اور تکلیف دینے والے نہیں ہوں گے۔ اس لئے ہر احمدی...... اپنے اندر مریم جیسی پاکیزگی، پرہیزگاری اور پاکبازی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس دیکھیں کہ قرآنِ کریم نے مومنین کے لئے انتہائی خوبصورت مثال بیان فرمائی ہے۔ اگر (۔) اس معیار پر پورا اتریں تو وہ کبھی دوسروں کو تکلیف دینے والے اور بدامنی کا باعث نہ بنیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

اب یہ (بیت) بن چکی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ کس طرح یہ روشن تعلیم جو میں نے بیان کی ہے اس (بیت) سے ہر سُو پھیلے گی۔ یقیناً یہی وہ تعلیم ہے جو دنیا بھر میں ہزاروں احمدی (بیوت) کے ذریعے پھیل رہی ہے۔ حال ہی میں افریقن شہر میں ایسی ہی ایک احمدیہ (بیت) قائم ہوئی ہے۔ اس (بیت) کے افتتاح کے موقع پر ایک عیسائی چیف بھی شامل ہوا، جو کہ اس سے پہلے جماعت سے واقف نہ تھا۔ جب وہ آیا تو اس نے بتایا کہ میں کسی احمدی سے جاری تعلق یا جماعت سے تعلق کی بناء پر اس تقریب میں شامل نہیں ہوا بلکہ جب میں نے اس تقریب کا دعوت نامہ دیکھا تو میں حیران رہ گیا کہ ایک.......... جماعت (بیت) کے افتتاح کے لئے کسی عیسائی کو بلا رہی ہے؟ چنانچہ اسی حیرانگی کو دور کرنے کے لئے میں اس تقریب میں شامل ہوا ہوں کہ خود جا کر دیکھوں کہ یہ کس قسم کا (۔) ہے، جس میں ایک.......... جماعت نے عیسائی کو اپنی (بیت) کے افتتاح کے موقع پر دعوت دی ہے۔ اس نے کہا کہ جب میں یہاں پہنچا تو یہ دیکھ کر میری حیرانگی کی انتہا نہ رہی کہ معاشرے کے ہر سطح سے تعلق رکھنے والے اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد اس تقریب میں مدعو ہیں۔ اس چیف نے اپنی تقریر میں کہا کہ سب کو ساتھ لے کر چلنے کی اس روح نے یہ ظاہر کیا ہے کہ احمدیہ (۔) جماعت نے نہ صرف اس علاقہ کو نئی (بیت) دی ہے بلکہ اس علاقہ کو ایک نئی زندگی دی ہے اور مقامی افراد کو باہم مل جل کر ہم آہنگی اور باہمی محبت سے رہنے کے نئے طریق بتائے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

چنانچہ آج اس (بیت)، جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ ریپبلک آف آئرلینڈ کی پہلی احمدیہ (بیت) ہے، کا ہماری تمام (بیوت) کی طرح انہی اقدار اور مقاصد پر بناء رکھتے ہوئے افتتاح کیا جا رہا ہے۔ یہ حقیقی (دینی) تعلیمات اجاگر کرنے کا ذریعہ ہوگی۔

جہاں ایک طرف ہم تمام دنیا میں اپنی (بیوت) میں خدا کا نام لیتے ہیں اور دوسروں کو پُرامن طریق پر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ خدائے واحد کے سامنے سرنگوں ہوں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں، وہاں ہم جیسے اور جہاں بھی ممکن ہو انسانیت کی خدمت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

آپ سب انشاء اللہ دیکھیں گے کہ یہ (بیت) بھی انہی اقدار کی حامل ہوگی۔ آپ مشاہدہ کریں گے کہ احمدیہ (۔) جماعت کے افراد کی یہ دلی خواہش ہے کہ تمام افراد چاہے ان کے اعتقادات کچھ بھی ہوں، یا وہ کلیۃً مذہب سے دور ہوں، امن سے رہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ احمدی ...... معاشرے کے ہر فرد کے لئے پیار، محبت اور ہمدردی کے سچے جذبات رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے آخر میں فرمایا:۔

ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کو اس تقریب میں شامل ہونے اور میری باتیں سننے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ اللہ آپ پر فضل کرے۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب نو بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد سبھی مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا تناول کیا۔ کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت مہمانوں سے ملنے کیلئے باری باری ہر ٹیبل پر تشریف لے گئے اور مہمانوں سے گفتگو فرمائی اور شرفِ مصافحہ سے نوازا۔

اس موقع پر بعض مہمانوں نے درخواست کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

یہ پروگرام ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا ہر آنے والے مہمان پر گہرا اثر ہوا اور بعض مہمان اپنے تاثرات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

☆ ڈپٹی میئر آف گالوے کاؤنٹی Mr Nian Byrne نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

اس عظیم الشان موقع پر میں جماعت احمدیہ کے تمام احباب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (بیت) مریم آپ کی جماعت کیلئے ایک تحفہ ہے۔ مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک جگہ جمع ہوتے دیکھنا نہایت خوشی کی بات ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ آئرلینڈ اور بالخصوص گالوے شہر احمدیت کو خوش آمدید کہتا ہے۔

ہم آپ لوگوں کی زبردست مہمان نوازی پر بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

☆ گالوے کاؤنٹی کے ایک کونسلر Tom Healy نے کہا:

اس عظیم الشان (بیت) کے افتتاح پر میں احمدیہ (۔) جماعت کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ کرے آپ کا پیغام ساری دنیا میں گونجے اور آپ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی سفیر بنیں۔

☆ایک مہمان سینٹر Mr Michael Mullins نے کہا:

میں آپ کی جماعت کو ایک خوبصورت (بیت) تعمیر کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ دنیا میں امن اور محبت کا پیغام پھیلانے کی آپ کی تمنا بھی قابلِ ستائش ہے۔ میں آئندہ بھی آپ کی جماعت کی تقریبات میں شامل ہوتا رہوں گا۔

☆ایک مہمان جو کہ اپنے علاقہ کے کونسلر بھی ہیں انہوں نے کہا:

یہاں آنے سے پہلے میں سمجھتا تھا کہ سارے (۔) ایک ہی طرح کے ہیں۔ بالکل ایسے جس طرح میڈیا میں نظر آتا ہے کہ (۔) دہشت گردی کر رہے ہیں اور ظلم کر رہے ہیں۔ لیکن خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر میں بہت متاثر ہوا۔ بالخصوص خلیفۃ المسیح کے امن کے پیغام 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' سے میں بے حد متاثر ہوا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ اُس پر عمل بھی کرتی ہے جس کی وہ (دعوت) کرتے ہیں۔ اور اس دنیا کو آجکل اس پیغام کی سخت ضرورت ہے۔ دنیا کو یہ بھی بتانے کی ضرورت ہے کہ (دین) میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو صرف اور صرف محبت کا پیغام پھیلاتی ہے۔

☆تقریب میں شامل ایک آئرش مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفہ کا خطاب افکار سے پُر تھا۔ جب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب پارلیمنٹ گئے تھے اس وقت بھی میری اُن سے ملاقات ہوئی اور اب اس تقریب میں بھی میں نے خلیفہ کو سنا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خلیفہ کا گالوے میں ایک اہم موقع پر تشریف لانا گالوے کیلئے نہایت اعزاز کی بات ہے۔

☆ایک خاتون کونسلر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے خیال میں اس تقریب میں موجود ہر شخص قدرے tense تھا۔ لیکن جب خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں بھی اس بات کا ذکر کر دیا کہ یہاں پر موجود بعض لوگ اسلام کے متعلق خوف و خدشات رکھتے ہوں گے۔ جونہی خلیفہ نے اس بات کا اظہار کیا تو ہر ایک مطمئن سا ہو گیا۔ اور میں خلیفہ کے اس شاندار خطاب کو بہت سراہتی ہوں۔

☆ایک مہمان صحافی جو کہ اخبار Galway Advertizer کیلئے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا:

خلیفۃ المسیح کی تقریر بہت شاندار تھی اور انسان کو سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ تقریر میں انہوں نے (۔) احمدیہ کی وضاحت کی اور بتایا کہ بعض شدت پسندوں نے اس کو بگاڑ دیا ہے۔ خلیفہ نے بہت عمدہ رنگ میں ثابت کیا ہے کہ (دین) امن، محبت اور برداشت کا مذہب ہے۔ مجھے خلیفہ کی مدلل اور واضح

تقریر سن کر بہت اچھا لگا۔ اس کے علاوہ خلیفۃ المسیح سے آمنے سامنے ملاقات کرنا بھی میرے لئے بہت اہم موقع تھا۔

موصوف نے کہا:

میں جماعت احمدیہ کو گزشتہ تقریباً گیارہ سال سے جانتا ہوں۔ یہ جماعت انٹرفیتھ پروگرامز انعقاد کرتی ہے۔ پھر اس (بیت) کا جو نام 'مریم' رکھا ہے یہ بھی (دین) اور عیسائیت کے درمیان ایک تعلق استوار کرتا ہے۔

☆ ڈپٹی سپیکر نیشنل پارلیمنٹ 'مائیکل پی کِٹ' (Michael P. Kitt) نے کہا:

آج کی یہ تقریب بہت خوبصورت تھی۔ خلیفۃ المسیح کا محبت اور امن کے بارے میں خطاب میرے لئے بہت حوصلہ افزا ہے۔ خلیفہ کے خطاب سے پتہ چلتا ہے کہ محبت کے پیغام میں کتنی طاقت ہے۔

☆ پھر (بیت) کے افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

(بیت) کے افتتاح کی اس تقریب میں شمولیت کر کے میں بہت خوش ہوں اور آپ کے محبت اور امن کے پیغام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں اس پیغام کو اپنے دیگر احباب تک بھی پہنچاؤں گا۔

☆ ایک مہمان 'ڈرڈری مک کینا' (Deirdre McKenna) نے کہا:

مختلف بیک گراؤنڈز سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک جگہ متحد دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ کرے کہ آج کی یہ تقریب ہمارے معاشرے میں کشادہ دلی کی روایت کا آغاز کرنے والی ثابت ہو اور آئرلینڈ کے تمام لوگ اس کا حصہ بن جائیں تاکہ ہم باہم مثبت تعلقات استوار کرتے ہوئے زندگی گزارنا سیکھیں اور آئرلینڈ میں ایک بہترین مستقبل کی بنیاد پڑے۔

☆ ایک مہمان 'مارتھا' (Martha) صاحبہ نے کہا:

میں آپ لوگوں کا ایک ایسی تقریب میں مدعو کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں جو ذہن کو جلا بخشنے والی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آجکل لوگ بہت خوفزدہ ہیں۔ مگر اس تقریب نے ہم سب کو مذہبی برداشت کا درس دیا ہے۔ خلیفہ نے ہمیں (دین) اور قرآن کی محبت اور امن کی تعلیمات سے آگاہ کیا جو ہم سب کیلئے بہت اطمینان بخش تھا۔ آج کی اس تقریب سے ہم نے بہت کچھ سیکھا۔

☆ ایک مہمان Jenny McClean (جینی مکلین) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں آج شام کی اس تقریب سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت زبردست تھا جس میں انہوں نے بعض بہت ہی اہم امور کا ذکر فرمایا۔ وہاں موجود ہر شخص خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر دکھائی دیا۔ یہ بھی بہت اہم بات تھی کہ خلیفہ نے اپنے خطاب میں (۔) دنیا میں موجود تضادات کا بھی ذکر کیا۔

☆ گالوے سٹی ایسٹ کے کونسلر Mr. Terry O'Flaherty نے کہا:

خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت عظیم الشان اور متاثر کن تھا۔ 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کا پیغام آج کل کے مخدوش حالات کی عین ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا:

میں جماعت احمدیہ گالوے اور ساری دنیا میں موجود احمدیوں کے روشن مستقبل کا خواہاں ہوں۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کے امن اور محبت کے پیغام سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ اس پیغام کے ذریعہ مجھے (دین) کی خوبیوں کا پتہ چلا اور (دین) کے بارے میں میرے خدشات دور ہوئے۔

☆ ایک مہمان نے کہا:

اس زبردست تقریب میں مدعو کرنے کیلئے میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت کھرا، خلوص اور روحانیت سے بھرا ہوا اور علمی تھا۔ کاش کہ زیادہ لوگ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن پاتے۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ ذہنوں کو جلا بخشنے والی شام تھی۔ آج میں نے آپ کے مذہب (دین) کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ پہلے مجھے (دین) کے بارے میں اس قدر معلومات نہیں تھیں لیکن آج یہاں آکر مجھے (دین) کی حقیقی تعلیمات کا پتہ چلا۔ آپ سب کا شکریہ۔

☆ ایک مہمان خاتون نے کہا:

اس عظیم الشان تقریب میں دعوت کیلئے آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب حکمت سے پُر اور دل کو چھونے والا تھا۔ میرے لئے ایسی تقریب میں شامل ہونا جس میں خلیفۃ المسیح موجود ہوں فخر کا مقام ہے۔

☆ ایک اور مہمان خاتون نے کہا:

خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں جو امن کا پیغام دیا ہے اور جہاد کی وضاحت کی ہے اس سے میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ اسی طرح مجھے اس (بیت) کا نام بھی بہت اچھا لگا۔ اس (بیت) کا نام ہی معاشرے میں ہم آہنگی کو فروغ دے رہا ہے۔ یہاں آکر (دین) کے متعلق مجھے ایک نئی قسم کی آگاہی حاصل ہوئی۔

موصوفہ نے کہا:

اس جماعت پر مظالم کا سن کر مجھے بہت دُکھ ہوا ہے۔

☆ ایک مہمان نے کہا:

یہ تقریب نہایت دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ خلیفہ کا خطاب بہت شاندار تھا۔ اُن کا بیان نہایت واضح اور بناوٹ سے پاک تھا اور امن کو فروغ دینے والا تھا۔

☆ ایک مہمان سیاستدان Jhon Rabbit صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آج کی تقریب نے مجھے uplift کر دیا ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میرا (دین) کے بارہ میں نظریہ یکسر تبدیل ہو گیا ہے۔ میرا ایک دوست سعودی عرب میں رہتا ہے اور جو باتیں وہ مجھے (دین) کے بارہ میں بتاتا ہے اس کے برعکس میں نے یہاں تو خوبصورت (دین) کو دیکھا ہے۔ (دین) واقعی پُرامن، محبت و پیار اور ایک دوسرے کیلئے ہمدردی روا رکھنے والا مذہب ہے۔

☆ ایک خاتون مہمان Mrs Bernadette جو کہ ڈبلن میں ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی ڈپٹی پرنسپل ہیں انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کی شخصیت نہایت پیار کرنے والی ہے۔ مجھے اچھا لگا کہ انہوں نے اس (بیت) کا نام 'مریم' رکھا ہے۔ ان کے خطاب سے ہی مجھے پتہ چلا کہ (دین) میں 'مریم' کا کیا مقام ہے اور قرآن کریم میں 'حضرت مریم علیہا السلام' کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ میرے نزدیک یہ بہت دلکش نقطہ ہے جو اُن تمام عیسائیوں کو بتانا چاہئے جو (دین) کے خلاف بولتے ہیں۔

(دین) کے متعلق مجھے اتنا زیادہ علم نہ تھا لیکن خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر اب مجھ پر (دین) کا انتہائی اچھا تاثر قائم ہو گیا ہے۔

☆ ایک مہمان خاتون Mrs Josephine Vahy نے کہا:

آج کی شام نہایت دلکش اور پُرسکون تھی۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب سننے کے لائق تھا۔ اگر ساری رات بھی خلیفۃ المسیح خطاب فرماتے رہتے تو میں سنتی جاتی۔ میری دعا ہے کہ خلیفہ امن اور سکون کے ساتھ زندگی گزاریں۔

موصوفہ نے کہا:

خلیفہ کی تقریر کے تمام نکات بہت خوبصورت تھے۔ آپ کی تقریر کرنے کا انداز بھی بہت دلکش تھا۔

☆ ایک لوکل جرنلسٹ Mrs Bertha کہتی ہیں:

آج سے پہلے میں (دین) سے بالکل واقف نہ تھی۔ میں نے آج کا سارا دن (بیت) 'مریم' میں گزارا ہے اور خلیفہ کا خطبہ جمعہ اور (بیت) مریم کے حوالہ سے افتتاحی خطاب سنا ہے۔ میں نے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ (دین) امن کا مذہب ہے۔

میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ احمدی لوگ کس قدر خوش مزاج ہیں۔

☆ اسی طرح ایک آئرش خاتون Mrs Noreen Tarr صاحبہ کہتی ہیں:

مجھے (دین) کے متعلق زیادہ علم نہ تھا۔ مجھے صرف اُس حد تک ہی علم تھا جو خبروں میں نظر آتا ہے یعنی خودکش دھماکے اور دہشت گردی۔ لیکن خلیفہ نے جس (دین) کا بتایا ہے وہ تو بالکل مختلف ہے۔ وہ (دین) تو محبت اور امن کا پُرکشش پیغام دیتا ہے۔

(بیت) مریم کے افتتاح کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آئرلینڈ میں آمد کی خبر اخبارات اور ریڈیو پر آئی تو ایک شام ایک نیشنل صدر صاحب کو ایک کیتھولک خاتون کی ای میل آئی جس میں خاتون نے لکھا کہ:

'مجھے علم ہوا ہے کہ احمدیہ جماعت کے خلیفہ آئرلینڈ آئے ہوئے ہیں۔ آج میرے خاوند کا ہسپتال میں آپریشن ہو رہا ہے۔ آپ خلیفۃ المسیح سے میرے خاوند کی صحت کیلئے دعا کی درخواست کریں'۔

میڈیا میں کوریج

آج 26 ستمبر کو (بیت) مریم کے افتتاح کے حوالہ سے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں کوریج ہوئی۔

☆ آئرلینڈ کے نیشنل ٹی وی چینل TG4 نے (بیت) کے افتتاح کے حوالہ سے خبر نشر کی۔ خبر میں (بیت) کی تصویر دکھائی اور حضور انور کو خطبہ جمعہ دیتے ہوئے دکھایا۔

یہ ٹی وی پورے ملک میں کثرت کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس چینل کو دیکھنے والوں کی تعداد پانچ ملین ہے۔

☆ اس کے علاوہ ایک ریڈیو چینل Rte 1 پر (بیت) کے افتتاح کے حوالہ سے خبر نشر ہوئی۔

Rte ریڈیو آئرلینڈ کا سب سے مقبول ریڈیو چینل ہے اور اس کے سننے والوں کی تعداد ایک ملین سے زائد بتائی جاتی ہے۔

اس ریڈیو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جمعہ کے بعد انٹرویو ریکارڈ کیا تھا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس ریڈیو چینل نے اسی روز شام کو یہ انٹرویو ریڈیو پر نشر کیا۔ انٹرویو سے قبل پروگرام کی میزبان نے (بیت) کی تعمیر اور افتتاح کے حوالہ سے تعارف پیش کیا اور حضور انور کی نماز جمعہ کے دوران تلاوت کے بعض حصے نشر کئے اور پھر اس کے بعد حضور انور کا انٹرویو من وعن نشر کیا۔

☆ گالوے کے ایک مقامی ریڈیو چینل Galway Bay FM پر بھی مختلف اوقات میں تین مرتبہ (بیت) کے افتتاح کے حوالہ سے خبر نشر کی

گئی۔ انہوں نے درج ذیل خبر نشر کی؛

’آج دوپہر گالوے آئرلینڈ کی پہلی (بیت) کا افتتاح ہوا۔ (بیت) مریم گالوے اور آئرلینڈ کے باشندوں کیلئے امن اور محبت کا گہوارہ ہے۔ اس (بیت) کا طرزِ تعمیر (دینی) اور آئرش ڈیزائن کے مطابق ہیں۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے (بیت) کا افتتاح کیا اور دعا کروائی۔ آج کا دن گالوے کیلئے ایک تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔‘

اس ریڈیو کو سننے والوں کی تعداد ایک لاکھ 35ہزار کے قریب ہے۔

ٹی وی اور ریڈیو کے علاوہ پرنٹ میڈیا میں بھی (بیت) مریم کی افتتاح تقریب کو خاطر خواہ کوریج ملی۔

☆The Irish Times نے (بیت) کے افتتاح سے پہلے مؤرخہ 20 ستمبر کو بھی خبر شائع کی جس میں انہوں نے (بیت) مریم کا تعارف دیا۔ (بیت) کے ڈیزائن کی خوبصورتی کا بھی ذکر کیا نیز (بیت) مریم پر منقش عربی عبارات کلمہ طیبہ اور احادیث کا ترجمہ بھی لکھا۔

اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے جماعت کا تعارف بھی پیش کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد مرزا غلام احمد نے 1889ء میں رکھی تھی اور اب 200 ممالک تک یہ جماعت پھیل چکی ہے۔ افریقہ میں بھی اس جماعت کے ماننے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے۔ اسی طرح پاکستان اور انڈونیشیا میں بھی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ میں بھی 30 ہزار اور شمالی امریکہ میں 15 ہزار کے لگ بھگ احمدی مقیم ہیں۔

اس اخبار نے لکھا کہ:۔

یہ جماعت شدت پسندی کے خلاف ہے اور دوسرے مذاہب کیلئے برداشت رکھنے کا درس دیتی ہے۔ جماعت احمدیہ جہاد بالسیف کی بجائے جہاد بالقلم پر زور دیتی ہے۔

☆ اسی طرح گالوے کے ایک اخبار Galway Advertizer میں بھی (بیت) کے افتتاح کے حوالہ سے خبر شائع ہوئی۔

اس اخبار کے قارئین کی تعداد تقریباً دو لاکھ بیس ہزار کے قریب ہے۔

☆ گالوے کا ایک اور مشہور ہفتہ وار اخبار Galway Independent ہے جس کے قارئین کی تعداد ایک لاکھ 84 ہزار سے زائد بتائی جاتی ہے۔ اس اخبار میں بھی (بیت) مریم کے بارہ میں خبر شائع ہوئی۔

☆ اخبار Connacht Tribune بھی ہفتہ وار ہے اور اس کے قارئین کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے زائد بتائی جاتی ہے۔ اس اخبار میں بھی (بیت) مریم کے حوالہ سے خبر شائع ہوئی۔

مکرم ڈاکٹر طارق احمد مرزا صاحب

سفر اور اقامت، بنی نوع انسان کا ایک بنیادی حق

ان دنوں آسٹریلیا کی حکومت کو اس وجہ سے شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کہ اس نے پناہ لینے کی غرض سے آسٹریلیا آنے والی ایک کشتی میں سوار کچھ افراد کو سمندر میں ہی روک کر انہیں ان کے ملک زبردستی واپس بھیج دیا۔ علاوہ دیگر بحثوں کے اس واقعہ کے حوالہ سے یہ ضمنی بحث بھی اٹھائی جارہی ہے کہ کیا زمین کے ایک خطہ سے دوسرے خطہ کا سفر اختیار کرنا انسان کا بنیادی حق نہیں؟

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی تفسیر کبیر میں حکم ربانی وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا (اور اس میں سے جہاں سے چاہو با فراغت کھاؤ۔ بقرہ 36) سے ایک لطیف استنباط کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”حَيْثُ شِئْتُمَا (یعنی) ’جہاں چاہو‘ کے الفاظ سے یہ بتایا ہے کہ انسانی تمدن کے کمال کا ایک ضروری جزو یہ بھی ہے کہ انسان کو سفر اور اقامت کی سہولت حاصل ہو اور اس پر سے غیر ضروری پابندیاں اُٹھا دی جائیں۔ موجودہ زمانہ کے فسادات کی ایک بڑی وجہ اس حکم کی طرف سے عدم اعتناء بھی ہے۔ مختلف اقوام ایک دوسرے کے خلاف پابندیاں لگاتی ہیں کہ فلاں قوم ہمارے ملک میں نہ آئے یا ہمارے ملک میں نہ رہے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے لئے مخصوص کرنا چاہتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سب دنیا کو سب انسانوں کے لئے پیدا کیا ہے اور اس قسم کی روکیں پیدا کرکے دوسروں کو خدائی نعمتوں سے محروم کرنا بڑا گناہ ہے۔ اس وقت بعض بڑے بڑے براعظموں میں صرف چند لاکھ آدمی رہ رہے ہیں اور دوسروں کو ان ممالک میں آکر بسنے سے روکا جاتا ہے۔ ہندوستان میں (بوقت اشاعت 1948ء۔ ناقل) چالیس کروڑ کے قریب آبادی ہے اور آسٹریلیا جو اُس سے دُگنے کے قریب ہے اس میں کل ستر لاکھ آبادی ہے، لیکن ہندوستانیوں کو اس میں جا کر بسنے سے روکا جاتا ہے۔ اسی طرح جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کو کامل شہری کے حقوق حاصل نہیں بلکہ اُس ملک کے قدیم باشندوں کو بھی یہ حقوق حاصل نہیں ...... اس قسم کے امتیاز سے دلوں میں بغض اور کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلام نے آدم علیہ السلام کے زمانہ سے ہی اس قسم کی پابندیوں سے منع فرمایا ہے اور تمام بنی نوع انسان کو دنیا سے یکساں فائدہ اُٹھانے کی اجازت دی ہے۔ کاش لوگ اس تعلیم پر عمل کرتے اور بغض اور فساد کا قلع قمع ہو کر یہ دنیا جو اس وقت بعض لوگوں کے لئے جہنم بن رہی ہے سب کے لئے جنت بن جاتی۔“

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 337)

تفسیر کبیر کی اس جلد کے اشاعت کے سال یعنی 1948ء میں ہی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے انسانی حقوق کے چارٹر Universal Declaration of Human Rights کی منظوری دی تھی جس کے آرٹیکل نمبر 13 تا 15 آزادی سفر، نقل مکانی شہریت، اسائلم اور ہجرت وغیرہ سے متعلق ہیں۔ آرٹیکل 13 کے مطابق

Everyone has the right to freedom of movement and residence within the borders of each state.

یعنی ریاستی حدود کے اندر نقل و حرکت اور اقامت کی آزادی ہر فرد واحد کا حق ہے۔ عالمی عدالت انصاف کے سابق جج حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اپنی کتاب ”اسلام اور انسانی حقوق“ (Islam and Human Rights) میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اقوام متحدہ کے اس چارٹر کی ان شقوں کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ترجمہ: ”اسلامی نکتہ نظر سے دیکھا جائے تو ان آرٹیکلز کا دائرہ عمل اور اطلاق ان میں پوشیدہ مضمرات کی وجہ سے فرد کی آزادی کو وسعت اور تحفظ فراہم کرنے کی بجائے اسے محدود کر رہا ہے۔ مثال کے طور پہ آرٹیکل 13 کا پہلا پیراگراف جو بظاہر عمومی الفاظ میں لکھا گیا ہے اور ایک وسیع تر تاثر دیتا نظر آتا ہے، اس کے اندر یہ شرط بہر حال پنہاں ہے کہ ریاست کے اندر آزادی سے نقل و حرکت کرنے اور اس میں قیام کا حق صرف اسی کو حاصل ہوگا جو یا تو اس ریاست کا شہری ہوگا اور یا پھر اس نے اس ریاست کے اندر رہنے کے لئے جملہ قواعد و ضوابط کی پاسداری میں اس ریاست میں داخلہ کے لئے باقاعدہ اجازت نامہ حاصل کیا ہوگا۔

اسی طرح (اسی آرٹیکل کا) دوسرا پیراگراف یہ تو بتاتا ہے کہ ہر فرد کو یہ حق (بھی) حاصل ہے کہ وہ اپنا ملک (کسی بھی وقت) چھوڑ سکتا ہے لیکن اس کا ملک چھوڑنا اس بات کی ہرگز ضمانت نہیں دیتا کہ اسے کسی دوسرے ملک میں داخلہ کا حق بھی خود بخود حاصل ہو گیا ہے، واپس اپنے ملک آنے کا استثنا البتہ اسے ضرور حاصل ہے۔

پس اس آرٹیکل کے ذریعہ دی گئی آزادی مختلف ممالک کے امیگریشن قوانین اور ان کے پاسپورٹوں، ویزہ جات، انٹری اور ایگزٹ سے متعلقہ قواعد و ضوابط پر موقوف (اور ان سے مشروط) ہے۔ آجکل کے حالات میں شاید ایسا کرنا ناگزیر ہو مگر بہر حال یہ ہے افسوسناک“۔

(اسلام اینڈ ہیومن رائٹس، صفحات 82-81)

اس بارہ میں اسلام کیا تعلیم دیتا ہے، آپ لکھتے ہیں:

ترجمہ: ”دین حق (کسی فرد بشر کی) اندرون ملک یا ملکی حدود سے باہر نقل و حرکت اور اقامت پہ کوئی قدغن عائد نہیں کرتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ قرآن مجید سفر کو آسان اور محفوظ بنانے کی سہولتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک طرح کی نعمت قرار دیتا ہے اور اس سلسلہ میں غفلت برتنا یا بے حسی کا رویہ اپنائے رکھنا سزا کا مستحق بھی ٹھہر سکتا ہے“۔

(اسلام اینڈ ہیومن رائٹس، صفحہ 83)

قرآن پاک میں متعدد مقامات پہ انسانوں کو مختلف مقاصد، مثلاً خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کا ادراک حاصل کرنے یا پھر گزشتہ قوموں کے حالات سے عبرت پکڑنے، نیز افضالِ خداوندی یا امن وغیرہ کے حصول کی خاطر زمین میں سیر و سیاحت کرنے یا ہجرت کر جانے کی غرض سے سفر اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ تقویٰ کی بنیاد پر سفر کے آداب اور قرینے سکھاتے ہوئے دین حق جہاں ہر فرد بشر کو اس کا یہ بنیادی حق سِيرُوا فِي الْأَرْضِ کہہ کر عطا کرتا ہے تو وہاں صرف یہی ایک پابندی لگاتا ہے کہ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ یعنی زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔ اس ایک قرآنی حکم پہ اگر ساری بنی نوع انسان عمل پیرا ہو جائے تو یہ دنیا حقیقی معنوں میں ایک ایسا جنت نظیر ”گلوبل ویلج“ (Global Village) بن سکتی ہے جس میں ہر کسی کو آزادانہ سفر اور اقامت کی غیر مشروط آزادی حاصل ہو اور اگر کوئی شرط ہو بھی تو وہ سفر کرنے کی ہی شرط ہو اور بس! بقول شاعر۔

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے

حقہ نوشی کا انسداد

اخبار الحکم انہی ایام میں لکھتا ہے:۔

حال میں حضرت مصلح موعود نے قادیان میں ایک سب کمیٹی اس غرض کے لئے قائم کی ہے کہ وہ حقہ نوش احمدیوں سے حقہ چھڑوائیں۔ حقہ نوشی پر جس قدر وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ ایک ظاہر امر ہے۔ پھر اس سے جس قدر برے نتیجے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی مخفی بات نہیں۔ اس لئے آپ نے اس برائی کو چھڑانے کی طرف توجہ فرمائی ہے اور جو احباب حقہ چھوڑیں وہ حقہ نوشی کے ماہوار اخراجات کے نصف کے برابر اس کے شکریہ میں ترقی (دین) فنڈ میں دیں اور جو حقہ نہیں چھوڑ سکتے وہ اسی قدر چندہ اس فنڈ میں دیں۔ یہ کیسی بابرکت بات ہے کہ ایک تو بدعادت سے بچاتے ہیں اور اس کی بجائے اموال کو نہایت ہی پاک اغراض میں صرف کرنے کی تحریک کرتے ہیں۔ ہر جگہ کی احمدی انجمنیں اس تجویز پر عمل کرنے کے لئے انسداد حقہ نوشی کی پنچایتیں مقرر کریں۔

قادیان سے قریباً 8 روپیہ ماہوار چندہ اس مد میں جمع ہو چکا ہے اگر ہماری تمام انجمنیں اس تجویز پر عمل کرنے لگیں تو میں سمجھتا ہوں کہ قریباً پانچ سو روپیہ ماہوار اس مد میں آمدنی ہونے لگے۔ قادیان کے بعد دوسری آواز دیکھنا کہاں سے آتی ہے۔

(الحکم 7 مئی 1914ء ص 13)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم احمد طارق باجوہ صاحب دفتر امانت تحریک جدید ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری بھتیجی عزیزہ صباحہ احمد بنت مکرم چوہدری نعیم احمد باجوہ صاحب امیر ومشنری انچارج کونگو کنشاسا کو پانچ سال گیارہ ماہ کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔اسے قرآن مجید پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ صائمہ حنا صاحبہ کو نصیب ہوئی۔عزیزہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی نسل سے، مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ آف منڈیکی بیریاں ضلع سیالکوٹ حال ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری رشید احمد اٹھوال صاحب دارالیمن غربی ربوہ کی نواسی ہے۔اس سلسلے میں مورخہ 12۔اکتوبر 2014ء کو کنشاسا میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔مکرم امیر جماعت کونگو نے بچی سے قرآن مجید کے کچھ حصے سنے اور دعا کروائی۔اس بابرکت موقع پر پاکستان سے فیملی کے افراد بھی Skype کے ذریعہ شامل ہوئے۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کو قرآن مجید کے معارف سمجھنے، قرآنی احکامات پر عمل کرنے، قرآن پڑھنے اور پڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم سلطان احمد خاں صاحب سیکرٹری امور عامہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا نواسہ عبیل احمد درمان واقف نو بعمر 4 سال گزشتہ ایک ہفتہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے۔بچے کا بخار نہیں اُتر رہا جس کی وجہ سے کافی تشویش ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنے خاص فضل و کرم سے اس کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حسیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع گجرات کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وار اکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالحلیم بھٹی صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ بشریٰ غفور بھٹی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ جرمنی مورخہ 26 ستمبر 2014ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔یکم اکتوبر کو بیت السبوح فرینکفرٹ میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔فرینکفرٹ کے مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جرمنی نے دعا کروائی۔مرحومہ حضرت فتح دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی اور مکرم عبدالرحیم خان صاحب سابق صدر جماعت خوشاب کی بیٹی تھیں خوشاب اور جرمنی میں آپ کو متعدد بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت ملی۔1987ء میں جرمنی شفٹ ہوگئیں۔فرینکفرٹ برگ جرمنی کی صدر لجنہ اماء اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔والدہ صاحبہ نے خاوند کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ایک بیٹی کے علاوہ سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ٹھیکیدار خلیل احمد صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم احمد دین صاحب ساکن کوٹلی جندراں حال مقیم دارالنصر غربی اقبال ربوہ مورخہ 10 اکتوبر 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔مرحوم کی عمر تقریباً 85 سال تھی۔مرحوم مخلص احمدی تھے اور 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا اپنے آبائی گاؤں اور برادری میں اکیلے احمدیت میں شامل ہوئے۔ان کی نماز جنازہ 11 اکتوبر 2014ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دفاتر صدر انجمن میں پڑھائی اور تدفین کے بعد محترم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے دعا کروائی۔لواحقین میں اہلیہ، چار بیٹیاں مکرمہ زہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب سیالکوٹ، مکرمہ رضیہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ، مکرمہ اسماء صاحبہ اہلیہ مکرم کلیم اللہ طاہر صاحب دارالیمن، مکرمہ سائرہ مبارک صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب لندن، چار بیٹے خاکسار، مکرم ارشاد احمد باجوہ صاحب معلم سلسلہ، مکرم نصیر احمد صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ اور مکرم مختار احمد صاحب جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے۔اللہ تعالیٰ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین

ہماری والدہ صاحبہ بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ اور ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے بھی احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رضوان احمد ناز صاحب معلم سلسلہ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ ناصرہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم عبدالخالق صاحب مرحوم دارالصدر شرقی طاہر ربوہ مورخہ 3 اکتوبر 2014ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئیں۔مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک، شریف النفس، تہجد گزار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تلاوت قرآن مجید کی پابند اور ترجمہ پڑھتی تھیں۔پردہ کی پابند، لجنہ کے تمام تربیتی پروگرامز اور اجلاسات میں بڑے شوق اور پابندی سے شرکت کرتی تھیں۔تمام مالی تحریکات اور چندہ جات میں حسب توفیق بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ملنسار غریب پرور اور مہمان نوازی آپ کے وصف تھے۔ہر ایک کے دُکھ میں شریک ہونا فرض خیال کرتی تھیں۔خاکسار کو وقف کر کے خود تنہا گیارہ سال تک ربوہ میں بہادری کے ساتھ وقت گزارہ مرکز سلسلہ سے بے حد پیار اور عقیدت کا تعلق رکھتی تھیں اسی لئے خاکسار کے ساتھ سینٹرز میں ربوہ سے باہر رہنا پسند نہیں کرتی تھیں۔آپ کی نماز جنازہ مورخہ 4 اکتوبر 2014ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ نے دعا کروائی آپ مکرم ہدایت اللہ صاحب مرحوم آف مبارک آباد فارم سندھ کی بیٹی، مکرم عبدالمجید ساجد صاحب کی بڑی بہن اور مکرم برکت اللہ محمود صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی بھتیجی تھیں۔لواحقین میں خاکسار اور ایک بیٹی مکرمہ شازیہ تبسم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب دارالصدر شرقی یادگار چھوڑی ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور تمام اہل خانہ اور خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

وال کلائمبنگ کمپیٹیشن

(بمقام لیک ویو پوائنٹ راول ڈیم اسلام آباد)

مورخہ 27 ستمبر 2014ء کو ورلڈ ٹورازم ڈے کے موقع پر U.S Education Foundation دی ایڈونچر کلب پاکستان اور IBX کلب اسلام آباد کے تعاون سے وال کلائمبنگ (Wall Climbing) کمپیٹیشن منعقد ہوا۔جس میں پورے پاکستان سے آئے ہوئے مختلف معیار کے طلباء میں مقابلہ جات ہوئے۔اس پروگرام میں ہر سال ملک کے نامور کلب، سکولز، کالجز، یونیورسٹی کے طلباء وطالبات حصہ لیتے ہیں۔نیز انڈر 12، انڈر 15، انڈر 18، 18 پلس اور پروفیشنل بھی حصہ لیتے ہیں۔حصہ لینے والوں کی تعداد 200 سے زائد تھی۔

نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ کے 10 طلباء نے اپنی عمر کے معیار کے مطابق انڈر 18 کیٹیگری معیار میں حصہ لیا۔اس کیٹیگری میں کل 24 طلباء تھے۔ان طلباء میں ریگولر کلائمبنگ کرنے والے بھی شامل تھے۔اس گروپ میں کالج ہذا کے صہیب ارسلان کلاس XII نے 26.38 سیکنڈ کے ساتھ دوسری جبکہ شیث بن ندیم کلاس XI نے 27:38 سیکنڈ کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کی۔پہلی پوزیشن سٹی کالج اسلام آباد کے ریگولر کلائمبنگ کرنے والے عبداللہ نے 21:59 سیکنڈ میں حاصل کی۔اس وال (Wall) کی اونچائی 38 فٹ تھی۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ادارہ کے طلباء کو مزید کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔آمین

(نظارت تعلیم)

اعلان دارالقضاء

(مکرم نصیر احمد صاحب ترکہ مکرم نذیر احمد صاحب)

مکرم نصیر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم نذیر احمد صاحب وفات پاگئے ہیں۔ان کے نام قطعہ نمبر 51 بلاک نمبر 17 محلہ دارالرحمت برقبہ 10 مرلہ میں سے 5 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے بھائی مکرم منیر احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔خاکسار اور دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرم منیر احمد صاحب (بیٹا)
2۔مکرمہ نعیمہ بشیر صاحبہ (بیٹی)
3۔مکرمہ فضیلت بیگم صاحبہ (بیٹی)
4۔مکرم نصیر احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

27۔اکتوبر2014ء

1:00 am	In-Depth
2:00 am	Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:30 am	ایم ٹی اے ورائٹی
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔اکتوبر2014ء
4:10 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:25 am	Roots To Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17۔اکتوبر2014ء
8:55 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
11:55 am	جلسہ سالانہ یوایس اے یکم جولائی 2012ء
1:10 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:45 pm	حضرت امام حسینؓ کی حیات مبارکہ
2:20 pm	فرنچ پروگرام 21مارچ1999ء
3:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27جون2014ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:20 pm	روحانی خزائن کوئیز
4:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26دسمبر2009ء
6:55 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	ملیالم سروس
8:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ یوایس اے سے خطاب

4:00 am	روحانی خزائن کوئیز
4:20 am	حضرت امام حسینؓ کی حیات مبارکہ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
5:40 am	الترتیل
6:15 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ یوایس اے سے خطاب
7:35 am	کڈز ٹائم
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 26دسمبر2009ء
9:05 am	حضرت امام حسینؓ
9:40 am	سیرت حضرت مسیح موعود
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
11:15 am	یسرنا القرآن
11:40 am	گلشن وقف نو
12:55 pm	الف۔اردو
1:30 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17۔اکتوبر2014ء
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:40 pm	عصر حاضر
9:45 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

28۔اکتوبر2014ء

12:35 am	ریئل ٹاک
1:35 am	راہ ہدیٰ
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 26دسمبر2009ء

تحریک جدید کے مالی سال کا اختتام

۞ جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ 31/اکتوبر2014ء کو تحریک جدید کا مالی سال اپنے اختتام کو پہنچے گا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدوں کی ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔ نیز احباب جماعت جماعتی عہدیداران سے تعاون کرتے ہوئے مرکزی ٹارگٹ کو پورا کرنے میں بھی اپنا حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضرورت ٹیچرز

۞ نظارت تعلیم کے ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ میں انگلش ٹیچرز کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ خدمت کا شوق رکھنے والی ایماندار اور محنتی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم B.A انگلش لٹریچر اور M.A انگلش ہونا ضروری ہے۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواستیں بنام پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ مصدقہ از صدر محلہ اپنی اسناد کی نقول جلد از جلد ادارہ ہذا میں جمع کروادیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

۞ مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 19/اکتوبر 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆..........☆..........☆

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔اکتوبر

طلوع فجر	4:52
طلوع آفتاب	6:11
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:36

ایم ٹی اے آج کے پروگرام

18۔اکتوبر2014ء

6:10 am	بیت الامن کا افتتاح
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17۔اکتوبر2014ء
8:25 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 23۔اگست 2008ء
1:35 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17۔اکتوبر2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

بقیہ از صفحہ 1۔ پریس ریلیز

فتوے دینے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ انہوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ مکرم لطیف عالم بٹ صاحب کے قاتلوں کا کھوج لگا کر انہیں سخت سزا دی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب تک سینکڑوں احمدیوں کو عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر قتل کیا جاچکا ہے لیکن کسی ایک مجرم کو بھی سزا نہیں دی گئی جو ریاستی اداروں کی اس ضمن میں بے حسی کو واضح کرتی ہے۔

مکان برائے فروخت

10 مرلے مکان برائے فروخت 15/7 دارالیمن وسطی حمد ڈرائنگ ڈائننگ، دو بیڈروم، ٹی وی لاؤنج، سٹور، پورچ تین اٹیچ باتھ رومز، کچن جدید طرز تعمیر کے مطابق گرین لان

رابطہ: 0334-6212400,0476212400

سٹار جیولرز

سونے کے زیورات کا مرکز

حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

طالب دعا: تنویر احمد

047-6211524
0336-7060580

FR-10

STAFF REQUIRED

Skylite Communications requires staff for its Rabwah Office for the following posts:

1. **HR MANAGER**
   Qualification: MBA (Human Resource Management)
   Experience: Minimum of 5 Years as an HR Manager
2. **CUSTOMER SUPPORT REP**
   Qualification: Minimum Graduation Required Well Versed in English, Good Computing & Communication Skills, IELTS more than 6 Bands will be a plus.
   Experience: 2 to 3 Years in the relevant field

Interested candidates should send their CV at Jobs@skylite.com along with their documents and an introductory letter from their Jama'at.